رسالہ نمبر: 110

نہر کی صدائیں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نہر کی صدائیں [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بَیان (24 صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا مَحسوس فرمائیں گے۔

موتیوں کا تاج

اَلْقَوْلُ الْبَدِیع میں ہے: انتِقال کے بعد حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُوالْعَباس احمد بن منصور علیہ رَحمۃُ اللہِ الغفور کو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر **موتیوں کا تاج** سجائے جنّتی لباس میں ملبوس شیراز کی جامِع مسجِد کی محراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے عَرْض کی: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتا تھا یِہی عمل کام آ گیا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی اور مجھے تاج پہنا کر داخِلِ جنّت فرمایا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۵۴)

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا شارجہ تا مدینۃ الاولیاء ملتان (۱۷ جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ/20-9-1997) کو بذریعہ ٹیلے فون رِلے ہوا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُ نا کعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **ایک عظیم** تابِعی بُزُرگ تھے، اسلام آوری سے قَبْل آپ یہودیوں کے بَہُت بڑے عالم تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شَخْص (توبہ کرنے کے بعد پھر) **ایک فاحِشہ** کے ساتھ کالا منہ کرکے جب غُسْل کیلئے ایک نَہْر میں داخِل ہوا تو **نَہْر کی صدائیں** آنے لگیں: "تجھے شَرْم نہیں آتی ؟ کیا تُو نے توبہ کرکے یہ عَہْد نہیں کیا تھا کہ اب کبھی ایسا نہیں کروں گا۔" یہ سن کر اُس پر رِقّت طاری ہوگئی اور وہ روتا چیختا یہ کہتا ہوا بھاگا: "اب کبھی بھی اپنے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔" وہ روتا ہوا ایک پہاڑ پر پہنچا جہاں بارہ اَفراد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول تھے۔ یہ بھی ان میں شامِل ہوگیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں قَحْط پڑا تو نیک بندوں کا وہ قافِلہ غِذا کی تلاش میں شَہْر کی طرف چل دیا۔ اِتّفاق سے اُن کا گزر اُسی نَہْر کی طرف ہوا۔ وہ شَخْص خوف سے تھرّا اُٹھا اور کہنے لگا: میں اِس نَہْر کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ وہاں میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے، مجھے اُس سے شَرْم آتی ہے۔ یہ رُک گیا اور بارہ اَفراد نَہْر پر پہنچے۔ تو **نَہْر کی صدائیں** آنی شُروع ہوگئیں: اے نیک بندو! تمہارا رفیق کہاں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ کہتا ہے: اِس نَہْر پر میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے اور مجھے اُس سے شَرْم آتی ہے۔ نَہْر سے آواز آئی: "سُبْحٰنَ اللہ! اگر تمہارا کوئی عزیز تمہیں ایذا دے بیٹھے مگر پھر نادِم ہوکر تم سے مُعافی مانگ لے اور اپنی غَلَط عادت تَرْک کردے تو کیا تمہاری اس سے صُلْح نہیں ہوجاتی ؟ تمہارے

رفیق نے بھی توبہ کر لی ہے اور نیکیوں میں مشغول ہو گیا ہے لٰہذا اب اُس کی اپنے رب عزّوجلّ سے صُلح ہو چکی ہے۔ اسے یہاں لے آؤ اور تم سب یہیں نَہر کے کنارے عبادت کرو۔'' اُنہوں نے اپنے رفیق کو خوش خبری دی اور پھر یہ سب مل کر وہاں مَشغولِ عبادت ہو گئے حتّٰی کہ اُس شخص کا وہیں انتِقال ہو گیا۔ اِس پر **نَہر کی صدائیں** گونج اُٹھیں: ''اے نیک بندو! اسے میرے پانی سے نَہلاؤ اور میرے ہی کنارے دفناؤ تاکہ بروزِ قِیامت بھی وہ یہیں سے اُٹھایا جائے۔'' چُنانچِہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ رات کو اُس کے مزار کے قریب **اللہ** عزّوجلّ کی عبادت کرتے کرتے سو گئے۔ صُبح ان سب کا وہاں سے کُوچ کرنے کا ارادہ تھا۔ جب جاگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے مَزار کے اَطراف میں 12 سَرْو (یعنی ایک درَخت جو سیدھا اور مَخروطی (یعنی گاجر کی) شکل کا ہوتا ہے) کے خوبصورت قد آور درَخت کھڑے ہیں۔ یہ لوگ سمجھ گئے کہ **اللہ** عزّوجلّ نے یہ ہمارے لئے ہی پیدا فرمائے ہیں، تاکہ ہم کہیں اور جانے کے بجائے ان کے سائے میں ہی پڑے رہیں۔ چُنانچِہ وہ لوگ وَہیں عبادت میں مشغول ہو گئے۔ جب ان میں سے کسی کا انتِقال ہوتا تو اُسی شَخْص کے پہلو میں دَفْن کیا جاتا۔ حتّٰی کہ سب وفات پا گئے۔ بنی اسرائیل اُن کے مزرات کی زیارت کیلئے آیا کرتے تھے۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعالٰی اَجْمَعِین۔ (کتابُ التَّوّابین ص ۹۰) **اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کتنا رحیم و کریم ہے۔ جب کوئی بندہ سچّے دِل سے توبہ کرلیتا ہے تو اُس سے راضی ہوجاتا ہے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی دَرس ملا کہ گناہ کرنے والا اگرچِہ لاکھ پردوں میں چُھپ کر گناہ کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بُزُرگانِ دین کے مزارات پر حاضِری کا سلسلہ پچھلی اُمّت کے مومنوں میں بھی تھا۔

بار بار توبہ کرتے رہئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب گناہ سرزد ہوجائے تو انسان کو چاہئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلے، اگر بتَقاضائے بَشَرِیَّت پھر گناہ کر بیٹھے تو پھر توبہ کرلے، پھر خطا ہوجائے تو پھر توبہ کرے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہ ہو، اُس کی رَحْمت بَہُت بڑی ہے، یقیناً گناہوں کو مُعاف کرنے میں اُس کی رَحْمت کا کوئی نقصان نہیں ہوتا، بس ہمیں توبہ و اِستِغفار کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ ۔ ''یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔'' (اِبن ماجہ ج٤ ص٤٩١ حدیث ٤٢٥٠) **معلوم ہوا توبہ کرنے والے کے** گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ بَہَر حال ہمیں بارگاہِ ربِّ ذُوالجلال میں ہر دم جُھکا رہنا چاہئے اوراس کی رَحْمت سے نا اُمّید نہیں ہونا چاہئے۔

کیا صِرف نیک لوگ ہی جنّت میں جائیں گے؟

رَحْمت کی بات آئی ہے تو یہ عَرْض کرتا چلوں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو نادانی میں کہہ دیتے ہیں: ''جنَّت میں صِرْف نیکیوں کے ذَرِیْعے ہی داخِلہ ملے گا اور جو گناہ کریگا وہ لازِمی طور پر جہنَّم میں جائے گا، رَحْمت سے بخشے جانے کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔'' یقیناً یہ شیطان کے وَسوَسے ہیں۔ ورنہ میں اپنی طرف سے رب عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کی بات کہاں کررہا ہوں، سنو ......! سنو......! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت 53 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے (نافرمانیوں کے ذَرِیعے) اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رَحْمت سے نا امید نہ ہو۔ بیشک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیثِ قُدسی ہے، خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ۔ یعنی میری رَحْمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ (مُسلِم ص ۱۴۷۱ حدیث ۲۷۵۱)

امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے بھائی جان استاذِ زمن، شَہَنْشاہِ سخن حضرتِ مولانا حسن رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن اپنے نعتیہ دیوان ''ذوقِ نعت'' کے اندر بارگاہِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ میں عَرْض کرتے ہیں: ؎

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تُو نے جب سے سُنا دیا یارب

آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہوگیا یارب (ذوقِ نعت)

عاجِز بندے کی حِکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بَہُت بَہُت بَہُت ہی بڑی ہے۔ وہ بظاہر کسی چھوٹی سی ادا پر راضی ہوجائے تو ایسا نوازتا ہے کہ بندہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ چُنانچِہ ''کِتابُ التَّوّابِین ''میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے دو[۲] آدمی مسجِد کی طرف چلے، ایک تو مسجِد میں داخِل ہوگیا مگر دوسرے پر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ طاری ہوگیا اور وہ باہَر ہی بیٹھ گیا اور کہنے لگا: ''میں گنہگار اس قابِل کہاں جو اپنا گندا وُجُود لے کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاک گھر میں داخِل ہوسکوں۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اس کی یہ عاجِزی پسند آ گئی اور اُس کا نام صِدِّیقین میں دَرْج فرمادیا۔ (کتابُ التَّوّابِین ص۸۳) یاد رہے! ''صِدِّیق کا دَرجہ ''ولی'' اور ''شہید'' سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

نادِم بندے کی حِکایت

اِسی طرح کی ایک حِکایت کِتابُ التَّوّابِین صَفْحَہ 83 پر لکھی ہے: ایک اسرائیلی سے گناہ سرزد ہوگیا، وہ بے حد نادِم ہوا اور بے قرار ہوکر اِدھر سے اُدھر بھاگنے لگا کہ کسی طرح اُس کا گناہ مُعاف ہوجائے اور پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ راضی ہوجائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ رَحْمت میں اُس کی بیقراری بھری نَدامت کو شرفِ قبولیّت حاصِل ہوئی اور

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو ولایت کے اعلیٰ ترین رُتبے **صِدِّیقِیّت** سے نواز دیا۔

شرمندگی توبہ ھے

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ خوشگوار** ہے: **اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ** یعنی شرمندگی توبہ ہے۔ (اَلْمُستَدرَك ج٥ ص٣٤٦ حدیث٧٦٨٧) **حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات** گناہوں پر **نَدامت** وہ کام کرجاتی ہے جو بڑی سے بڑی عبادت بھی نہیں کرسکتی ، اِس کا مطلب ہرگز یہ بھی نہیں کہ عبادت نہ کی جائے ، یہ سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **مَشِیَّت** پر ہے، کبھی نَدامت کام کرجاتی ہے تو کبھی عبادت۔ چُنانچِہ

روزہ دار ڈاکو

رَوْضُ الرَّیاحِین میں ہے، **حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر شِبلی** علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَلی **فرماتے** ہیں: میں **ایک قافِلے** کے ہمراہ **ملکِ شام** جارہا تھا، راستے میں **ڈاکوؤں کی جماعت** نے ہمیں لُوٹ لیا اور سارا مال واَسباب اپنے سردار کے سامنے ڈھیر کردیا، سامان میں سے ایک شکر اور بادام کی تَھیلی نکلی، سارے ڈاکوؤں نے نکال کر کھانا شُروع کر دیا مگر اُن کے سردار نے اس میں سے کچھ نہ کھایا، میں نے **پوچھا**: سب کھا رہے ہیں مگر آپ کیوں نہیں کھا رہے؟ اُس نے کہا: **میں روزے سے ہوں** ۔ میں نے حیرت سے کہا: تم لوٹ مار بھی کرتے ہو اور **روزہ** بھی رکھتے ہو! سردار بولا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے صُلْح کیلئے بھی تو کوئی راہ باقی رکھنی چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ شِبلی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَلی **فرماتے ہیں**: کچھ عرصے بعد میں نے

اُسی **ڈاکوؤں کے سردار** کو اِحْرام کی حالت میں طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول دیکھا، اُس کے چِہرے پر عِبادت کا نور تھا اور مُجاہَدات نے اُسے کمزور کر دیا تھا، میں نے تَعَجُّب کے ساتھ پوچھا: کیا تم وُہی شَخْص نہیں ہو؟ وہ بولا: ''جی ہاں میں وُہی ہوں اور سنئے ! اُسی رَوزے نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ میری صُلْح کروادی ہے۔'' (رَوْضُ الرَّیاحِین ص ۲۹۳)

ہر پیر شریف کو روزہ رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر تَرْک نہیں کر دینا چاہیئے، کیا پتا وُہی چھوٹی نظر آنے والی نیکی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقبول ہو جائے اور ہمارے دونوں جہاں سَنور جائیں۔ اس حِکایت سے **نفلی روزے** کی اَھَمِّیَّت بھی معلوم ہوئی۔ بے شک ہر ایک کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کی طاقت نہیں پاتا، تاہم کم از کم **ہر پیر شریف کا روزہ** تو رکھ ہی لینا چاہیئے کہ **سنّت** ہے نیز نیک بنانے کے عظیم نُسخے **مَدَنی اِنعامات** میں سے 58 واں مَدَنی اِنعام بھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سے وابَستہ کثیر اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس ''مَدَنی اِنعام'' کے مطابِق پیر شریف کا روزہ رکھنے کی سنَّت ادا کرتے ہیں اور عاشِقانِ رسول کے ہر دلعزیز 100 فیصدی اسلامی چینل **مَدَنی چینل** پر ہر پیر شریف کو براہِ راست (یعنی LIVE) ''مُناجاتِ اِفطار'' کا سلسلہ ہوتا اور عاشِقانِ رسول کے اِفطار کرنے کا روح پرور منظر دکھایا جاتا ہے۔ آپ بھی بہ نیّتِ ثواب ''مَدَنی چینل'' دیکھتے رہیئے اور دوسروں کو بھی دیکھنے کی دعوت دیکر خوب ثواب کا عظیم خزانہ لوٹئے۔

آتش پرست گھرانے کا قبولِ اسلام

آیئے! لگے ہاتھوں ''مَدَنی چینل'' کی ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں: بمبئی (ہند) کے جہانگیر نامی ایک خوبرو نوجوان فلمی اداکار کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: ہمارا سارا گھر آگ کی پوجا کیا کرتا تھا، ایسے میں **مَدَنی چینل** ہمارے لئے گویا پیغامِ نَجات بن کر آیا! قصّہ یوں ہے کہ میری امّی بڑے شوق سے مَدَنی چینل دیکھا کرتی تھی، ایکبار میں نے سوچا کہ آخر امّی جان اتنی دلچسپی کے ساتھ ''سبز عمامے والے مولاناؤں'' کی باتوں کو کیوں سنا کرتی ہے، لاؤ میں بھی تو دیکھوں کہ یہ ''مولینا لوگ'' کیا بولتے ہیں! چُنانچِہ میں نے بھی T.V. پر ''مَدَنی چینل'' لگایا: **مدنی مُذاکرے** کا سلسلہ تھا، مجھے بَہُت اچّھا لگا، میں غور سے سنتا رہا، مَدَنی مذاکرے کی باتیں تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہوتی رہیں، میرے دل کی دنیا زیر و زبر ہونے لگی اور میرا ضمیر پکار پکار کر کہنے لگا: **جہانگیر!** تو غَلَط راہ پر بھٹک رہا ہے، اگر نَجات چاہتا ہے تو سبز عمامے والوں کا سچّا دِین یعنی مذہبِ اسلام قبول کر لے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر رابِطہ کیا اور مسلمان ہو گیا۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے بھی رابطہ کیا، انہوں نے میری خوب رہنمائی فرمائی، ان کے حُسنِ اَخلاق نے مجھے بے حد مُتَأَثِّر کیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے اب ہمارا سارا گھر اسلام کے دامن میں آ چکا ہے۔ میں رات کے تین تین بجے تک **مَدَنی چینل** پر آنے والا ''مَدَنی مذاکرہ'' دیکھتا

رہا ہوں، اس میں ایکبار داڑھی رکھنے کی ترغیب سُن کر میں نے داڑھی بھی بڑھانی شروع کر دی ہے اور بمبئی کے دعوتِ اسلامی والے **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں رہ کر اسلامی نظریات ونَماز وغیرہ عبادات کی بھی تعلیم حاصِل کر رہا ہوں۔

مَدَنی چینل لائے گا سنّت کی گھر گھر میں بہار
کر دے مولیٰ دو جہاں میں ناظِریں کا بیڑا پار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بات بَہُت دور نکل گئی، اُس روزے کی بَرَکت اور **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کا تذکرہ ہورہا تھا، سُبْحٰنَ اللّٰہ! ڈاکوؤں کے سردار کو **روزے** نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا! روزے کی بَرَکت سے اُسے ہِدایت بھی ملی اور عبادت ورِیاضت کی سعادت بھی ملی۔

بَخشِش کا بہانہ

کیمیائے سعادت میں حضرتِ شیخ **کِتانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا **جُنید بغدادی** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الھادِی کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ فرمانے لگے: میری عبادَتیں اور رِیاضتیں تو کام نہ آئیں، البتّہ رات کو اُٹھ کر جو دو رَکْعت **تَہَجُّد** پڑھ لیا کرتا تھا اُسی کے سبب مغفِرت ہوگئی۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۱۰۰۷)

رَحْمتِ حَق ''بَہا'' نہ مِی جَوید
رَحْمتِ حق ''بہانہ'' مِی جَوید

(یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت ''بہا'' یعنی قیمت نہیں مانگتی بلکہ اُس کی رَحْمت تو ''بہانہ'' ڈھونڈتی ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی عادت ڈالنی اور خُصوصاً **تَہَجُّد** تو ہرگز نہیں چھوڑنی چاہئے، کیا معلوم **تَہَجُّد** میں اُٹھنے کی مَشَقَّت بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قَبولیَّت پاجائے اور ہماری مغفِرت کا بہانہ بن جائے۔

بعض مسلمان ضَرور جہنَّم میں جائیں گے

خبردار! اس رَحْمت بھرے بیان کا مطلب کہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ چُونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بہُت بڑی ہے لہٰذا اب نَمازیں چھوڑ دو...... رَمَضان کے روزے بھی مت رکھو...... T.V. اور انٹرنیٹ کے رُوبرُو بیٹھو اور خوب فِلمیں ڈِرامے دیکھو...... خوب بدنِگاہی کرو...... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بہُت بڑی ہے اب ماں باپ کو ستانا شُروع کردو...... خوب گالیاں بکو...... کثرت سے جھوٹ بولو...... مسلمانوں کی خوب غِیبتیں کرو...... مسلمانوں کے دل دُکھاؤ...... بداَخلاقی کے سابِقہ سارے ریکارڈ توڑ دو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بہُت بڑی ہے۔ داڑھی مُنڈوا دو یا خَشْخَشی داڑھی رکھو...... چوری کرو...... ڈاکہ ڈالو...... ظُلْم وستم کی آندھیاں چلادو...... خوب شراب پیو...... جُوا کھیلو بلکہ جُوا اور مُنَشِّیات کا اڈّہ ہی کھول ڈالو! جو جو گناہ ابھی تک نہیں کر پائے مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ بھی کر ڈالو کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی

رَحْمت بَہُت بڑی ہے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر اپنا خوب فَضْل و کرم فرمائے اور آپ کو بے حساب بخشے، اٰمین۔ اِس طرح شیطٰن کان پکڑ کر آپکو اپنی اِطاعت میں نہ لگادے۔ یاد رکھئے! جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ رحیم وکریم ہے وہاں جبّار وقہّار بھی ہے، جہاں وہ نکتہ نواز ہے وہاں بے نِیاز بھی ہے۔ اگر اُس نے کسی چھوٹے سے گناہ پر گرِفت فرمالی تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ خبردار! خبردار! خبردار! یہ طے ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان اپنے گناہوں کے سبب داخِلِ جہنَّم بھی ہونگے۔ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر وَقْت لرزاں وتَرساں رہنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان جہنَّم میں جانے والوں کی فِہرِس میں ہمارا نام بھی شامل ہو۔

فاروقِ اعظم کی مَدَنی سوچ

اِمامُ الْعادِلین، امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **مَدَنی سوچ** پر قربان جایئے کہ اُمّید ہو تو ایسی اور خوف بھی ہو تو ایسا! چُنانچِہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بندوں میں سے صِرْف ایک کو داخِلِ جہنَّم فرمانے والا ہو تو میں خوف کروں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنَّم میں داخِل ہونے والا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سوائے ایک کے سب کو جہنَّم میں داخِل فرمانے والا ہو تو میں اُمّید کروں گا کہ جہنَّم سے مَحفوظ رہنے والا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۸۹)

بَہَر حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے اور اس کے قَہْر وغضب سے

بے خوف بھی نہیں رہنا چاہئے۔

بندوق کی ایک گولی......

میں آپ کو اپنی بات عقلی دلیل سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، مَثَلاً اِس وَقت اس اجتماع میں دس ہزار اسلامی بھائی موجود ہوں اور کوئی دَہشت گرد قریبی مکان کی چھت پر پستول لیکر کھڑا ہو جائے اور اِعلان کرے میں صِرف ایک گولی چلاتا ہوں اگر لگے گی تو صِرف ایک ہی کو لگے گی باقیوں کو کچھ نہیں کہوں گا۔ کیا خیال ہے؟ صِرف ایک ہی کو تو گولی لگنی ہے! کیا بقیّہ نو ہزار نوسو ننانوے اسلامی بھائی بے خوف ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہر ایک اس خوف سے بھاگ کھڑا ہوگا کہ کہیں کسی ایک کو لگنے والی ''وہ گولی'' مجھے ہی نہ آ لگے! اُمّید ہے میری بات سمجھ میں آ گئی ہوگی۔

آگ کی جوتیاں

جب یہ طے شدہ اَمْر ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان گناہوں کے سبب جہنَّم میں داخِل کئے جائیں گے تو آخِر ہر مسلمان اِس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں مجھے بھی جہنَّم میں نہ ڈال دیا جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بندوق کی گولی کی تکلیف جہنَّم کے عذاب کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ **مسلم شریف** میں ہے: ''جہنَّم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ مُعَذَّب (یعنی عذاب پانے والے) کو **آگ کی جُوتیاں** پہنائی جائیں گی جس کی گرمی اور تپش سے اُس کا دِماغ پتیلی کی طرح کَھولتا ہوگا، وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھی پر ہے۔'' (مُسلِم ص ١٣٤ حدیث ٢١٢)

بخاری شریف میں ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت سب سے کم عذاب والے دوزخی سے فرمائے گا: ''جو کچھ (مال و دولت وغیرہ) زمین میں ہے اگر وہ تیری ملک ہوتا تو کیا تُو عذاب سے چُھٹکارا پانے کیلئے یہ فِدیہ میں دے دیتا''؟ تو وہ کہے گا: ''ضَرور۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٢٦١ حدیث ٦٥٥٧) یعنی سبھی کچھ دے ڈالوں گا کہ کہیں یہ **آگ کی جُوتیاں** میرے پاؤں سے نکلتی ہوں! بس کسی طرح بھی اِس عذاب سے مجھے چھٹکارا مل جائے۔

کیا سب سے ہلکا عذاب برداشت ہوجائے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچو! بار بار سوچو! اگر کسی چھوٹے سے گناہ کے سبب یہی سب سے چھوٹا اور ہلکا عذاب کسی پر مُسَلَّط کر دیا گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ مَثَلاً کسی کو گالی دی حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے پھر بھی اگر اِس جُرْم کی پاداش میں سب سے ہلکا عذاب ہی ہو گیا تو کیا ہوگا؟ ماں باپ کو ستانے کے جُرْم میں کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے مگر اِس جُرْم پر بھی اگر سب سے ہلکا عذاب ہی ہو جائے تو اس کی برداشت کس میں ہے؟ اِسی طرح روزمَرّہ کئے جانے والے گناہوں پر غور کرتے چلے جایئے۔ جُھوٹ بولنے کے سبب، کسی کی غیبت کرنے کے سبب، چُغلخوری کے سبب، حرام روزی کمانے کے سبب، نَشہ کرنے کے سبب، فلمیں اور ڈِرامے دیکھنے کے سبب، گانے باجے سُننے کے سبب، بلکہ T.V. پر صِرْف عورَت سے خبریں سننے کے سبب اگر سب سے ہلکا عذاب ہو گیا تو کیا ہوگا؟ وہ عورت بھی کتنی بدنصیب ہے جو چند سِکّوں کی خاطِر T.V. پر آ کر خبریں سناتی ہے۔ کاش! اُس کو یہ اِحساس ہو جاتا

کہ میرے ذَرِیعے لاکھوں مَرْد بدنِگاہی کا گناہ کرکے، اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرکے اپنی آنکھوں میں جہنَّم کی آگ بھرنے کا سامان کررہے ہیں اور اس سبب سے میں خود بھی بَہُت زِیادہ گنہگار ہوئی جارہی ہوں! بَہَر حال جو اس طرح اپنے دل کو بہلاتا ہے کہ میں نے تو صِرْف خبروں کیلئے .T.V رکھا ہے، وہ کان کھول کر سن لے کہ مَرْد کا اَجْنَبِیہ عورَت کو دیکھنا یا عورَت کا اجنبی مَرْد کو بشَہْوت دیکھنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، تو اگر .T.V پر صِرْف خبریں دیکھنے، سننے کے سبب ہی جہنَّم کا ہلکا عذاب مُسَلَّط کردیا گیا اور آگ کی جُوتیاں پہنادی گئیں تو کیا بنے گا؟ اپنے اندر اِصلاح کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے اپنا ذِہْن بنائیے کہ اگر بغیر شرعی عُذْر کے میں نے نَماز کی جماعت ترک کردی۔ اور سب سے ہلکا عذاب دیدیا گیا تو میرا کیا ہوگا! اگر بے پردگی کرلی، اپنی بھابھی سے بے تکلُّفی کی یا اس کو قصداً دیکھا، اسی طرح چچی، تائی، مُمانی، سالی، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، چچازاد یا تایازاد، سے پردہ نہ کیا ان کے سامنے بِلا تکلُّف آتے جاتے رہے، ان کو دیکھتے رہے، ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے رہے اور ان جَرائم میں سے کسی ایک گناہ کی حد تک پہنچنے والے جُرْم کی پاداش میں اگر پاؤں میں آگ کی جوتیاں ڈالدی گئیں تو کیا بنے گا؟ جی ہاں! بھابھی، چچی، تائی، مُمانی، وغیرہ وغیرہ جن کا تذکرہ ہوا یہ سب اَجْنَبِیہ اور غیر مَحْرَمہ عورَتیں ہیں ان سے اور ہر اُس عورَت سے شریعت نے پردے کا حُکْم دیا ہے جن سے شادی ہوسکتی ہے۔ اِسی طرح عورَت بھی تمام غیر مَحارِم رشتہ داروں سے پردہ کرے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

جہنَّم کے خوفناک عذاب کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے آپ کو کم از کم چھوٹے اور ہلکے عذاب سے ہی ڈرا دیجئے حالانکہ جہنَّم میں ایک سے ایک خوفناک عذاب ہیں ۔چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بیاناتِ عطّاریہ جلد2 صَفْحہ293 تا 297 پر ہے: **وہ بندہ بھی کتنا عجیب ہے جو یہ جانتا ہے کہ دوزخ سَخْت ترین عذاب کا مقام ہے پھر بھی گناہوں کا اِرتِکاب کرتا ہے۔** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر **جہنَّم** کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں ۔اہلِ جہنَّم کو جو مَشْرُوب پینے کیلئے دیا جائے گا وہ اس قدَر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک ڈَول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا کی تمام کھیتیاں برباد ہو جائیں نہ اناج اُگے نہ پھل۔ **جہنَّم** کے سانپ اور بچھّو بےحد خوفناک ہیں ۔حدیث شریف میں ہے: ''جہنَّم میں عَجَمی اونٹوں کی گردن کی مِثل بڑے بڑے **سانپ** ہونگے جو دوزخیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زَہریلے ہونگے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس سال تک ان کے زہر کی تکلیف نہیں جائے گی اور لگام لگائے ہوئے **خچّروں** کے برابر بڑے بڑے **بچھّو** جہنَّمیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہے گی۔'' (مسند امام احمد ج ٦ ص ٢١٦ حدیث ١٧٧٢٩) **ترمذی** کی روایت میں ہے: ''جہنَّم میں ''**صَعُود**'' نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بُلندی ستَّر بَرَس کی راہ ہے ۔کافِر جہنَّمیوں کو اس پر چڑھایا جائے

گا۔ ستّر برس میں وہ اس کی بُلندی پر پہنچیں گے پھر اُوپر سے انہیں گرایا جائے گا تو ستّر برس میں وہ نیچے پہنچیں گے اسی طرح ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔'' (ترمذی ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٢٥٨٥) جہنَّم کے ایسے ایسے **خوفناک عذاب** کا تذکرہ سننے کے باوُجُود بھی جو گناہوں سے باز نہ آئے اس پر واقِعی تعجُّب ہے۔ آخِر انسان کو اس دنیا نے کیا دے دینا ہے جو اس کی رنگینیوں میں گُم اور اس کی لوٹ مار میں مصروف ہے۔

جہنَّم کی خطرناک غذائیں

لذیذ غذائیں مزے لے لے کر کھانے والوں کو جہنَّم کی بھیانک غذاؤں کو نہیں بھولنا چاہئے! **ترمذی** کی رِوایت میں ہے: دوزخیوں پر بھوک مُسَلَّط کی جائیگی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں کے برابر ہوجائیگی جن میں وہ مبتَلا ہیں وہ فریاد کریں گے تو انہیں ضَرِیْع (زہریلی کانٹے دار گھاس) میں سے دیا جائیگا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک سے نَجات دے۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں پھندا لگنے والا کھانا دیا جائیگا تو انہیں یاد آئیگا کہ وہ دُنیا میں پھندا (لگے نوالے) کو پانی سے نگلتے تھے چُنانچِہ وہ پانی مانگیں گے تو ان کو لوہے کے زَنْبُور (سَنْسِی) سے **کھولتا ہوا پانی** دیا جائیگا جب وہ انکے مُنہ کے قریب ہوگا تو اُنکے منہ بھون دے گا پھر جب انکے پیٹ میں داخِل ہوگا تو انکے پیٹوں کی ہر چیز کاٹ ڈالے گا۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٦٣ حدیث ٢٥٩٥) **ایک اور حدیثِ پاک** میں ہے: ''**زَقُّوم** (یعنی تھوہڑ جو کہ دوزخیوں کو کھلایا جائے گا) کا ایک قطرہ اگر دنیا پر ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام

چیزوں کو (تلخ وبدبُودار بنا کر) خراب کردے۔'' (ابن ماجه حديث ٤٣٢٥ ج ٤ ص ٥٣١) آہ! جہنّم میں ایسا ہولناک عذاب ہونے کے باوُجُود آخر انسان گناہوں پر اتنا دلیر کیوں ہے؟

نہ مایوس ہوں نہ بے خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی عزّوجلّ سے لرز اٹھئے! اوراپنے گناہوں سے توبہ کرلیجئے! ہمیں **اللہ** عزّوجلّ کی رَحمت سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے اوراس کے قَہر و غضب سے بے خوف بھی نہیں رہنا چاہئے، دونوں ہی صورتوں میں تباہی ہے، جو کوئی رَحمتِ خُداوندی عزّوجلّ سے مایوس ہوگیا وہ بھی ہلاک ہوا اور جو گناہوں پر دِلیر ہوگیا اور پکڑ میں آگیا تو وہ بھی برباد ہوا۔ بَہرحال غیرت ومُروّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس پَرْوَرْدْگار عزّوجلّ نے مَحض اپنے فَضْل وکرم سے ہمیں بے شُمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں اُس کی اِطاعت وفرماں برداری کی جائے اوراس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دامنِ کرم سے ہردم وابستہ رہتے ہوئے اُن کی سُنّتوں کواپنایا جائے کہ اِسی میں ہمارے لئے دنیاوآخرت کی بھلائی ہے۔

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب! | نیک کب اے مرے **اللہ**! بنوں گا یارب!
کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا! | کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب!

عَفْو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کواختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عِیادت کرنا رسولِ مُحتَرَم کی سنّتِ مُبارَکہ ہے'' کے اِکتیس حُرُوف کی نِسبت سے عِیادت کے 31 مَدَنی پھول

8 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو (الادب المفرد ص ۱۳۷ حدیث ۵۱۸) ﴿۲﴾ جوشَخص کسی مریض کی عِیادت کے لیے جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر پَچھتّر ہزار (75,000) فِرِشتوں کا سایہ کرتا ہے اور اُسکے ہر قدم اُٹھانے پر اُس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم رکھنے پر اُس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک دَرَجہ بُلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے، جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رَحْمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے اور اپنے گھر واپَس آنے تک رَحْمت اُسے ڈھانپے رہے گی (مُعْجَمْ اَوْسَط ج ۳ ص ۲۲۲ حدیث ۴۳۹۶) ﴿۳﴾ جوشَخص کسی مریض کی عِیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا کرتا ہے: تجھے بِشارت (یعنی خوشخبری) ہو تیرا چلنا اچّھا ہے اور تُو نے جنَّت کی ایک منزِل کو اپنا ٹھکانہ بنالیا (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۱۴۴۳)

﴿٤﴾ جو مسلمان کسی مسلمان کی **عِیادت** کے لیے صُبح کو جائے تو شام تک اُس کے لیے ستّر ہزار فِرِشتے اِستِغفار (یعنی بَخشِش کی دُعا) کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبح تک ستّر ہزار فِرِشتے اِستِغفار کرتے ہیں اور اُس کے لیے جنّت میں ایک باغ ہوگا (تِرمِذی ج ۲ ص ۲۹۰ حدیث ۹۷۱) ﴿٥﴾ جس نے اچّھے طریقے سے وُضُو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے **عِیادت** کی تو اسے جہنَّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا (ابوداؤد ج ۳ ص ۲٤۸ حدیث ۳۰۹۷) ﴿٦﴾ جب تُو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دُعا کرے کہ اس کی دُعا فِرِشتوں کی دُعا کی مانِند ہے (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۹۱ حدیث ۱٤٤۱) ﴿۷﴾ مریض جب تک تندُرُست نہ ہو جائے اس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی (التر غیب والتر ہیب ج ٤ ص ۱٦٦ حدیث ۱۹) ﴿۸﴾ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی **عِیادت** کو جائے تو 7 بار یہ دُعا پڑھے: **اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ**۔[۱] اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شِفا ہو جائے گی (ابوداؤد ج ۳ ص ۲۵۱ حدیث ۳۱۰٦) ❁ مریض کی **عِیادت** کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ **عِیادت** کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں **عِیادت** کیلئے مت جائیے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۰۵) ❁ اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجِش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبَت نہیں پھر بھی **عِیادت** کیجئے ❁ اتّباعِ سنّت کی نیّت سے **عِیادت** کیجئے اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ❁ کسی کی **عِیادت** کیلئے جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مَثَلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس

مدینہ

[۱] ترجمہ: میں عَظمت والے، عرشِ عظیم کے مالِک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔

انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ۞ عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شَخْص کے سامنے اپنے چِہرے پر رنج وغم کی کیفیّت نُمایاں کیجئے ۞ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے! ۞ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ۞ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کے لیے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے ۞ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ [1] (بخاري ج۲ ص ۵۰۵ حديث ۳۶۱۶) ۞ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ۞ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مریض کی پوری عِیادت یہ ہے کہ اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ (ترمذی ج ٤ ص ٣٣٤ حدیث ٢٧٤٠) ۞ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شَخْص کسی بیمار کی مزاج پُرسی کرنے جاوے تو اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی پر رکھے پھر زَبان سے یہ (یعنی آپ کی طبیعت کیسی ہے) کہے، اِس سے بیمار کو تَسلّی ہوتی ہے، مگر بَہُت دیر تک ہاتھ نہ رکھے رہے، یہ ہاتھ رکھنا اظہارِ مَحبَّت کے لیے ہے (مراٰۃ ج٦ ص٣٥٨ بِتَصَرُّفٍ) ۞ مریض کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں، بیماری کے فضائل اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے تذکرے کیجئے تاکہ اس کا ذِہن ثوابِ آخرت کی طرف مائل ہو

مدینہ

[1] ترجمہ: کوئی حَرَج کی بات نہیں اللہ تَعالٰی نے چاہا تو یہ مَرَض (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے۔

اور وہ شکوہ وشکایت کے الفاظ زَبان پر نہ لائے ❁ عِیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً **نماز** کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نَمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ❁ مریض کو **مَدَنی چینل** دیکھنے کی رغبت دلائیے اور اُس کی برکتوں سے آگاہ کیجئے ❁ مریض کو **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی اور خود سفر کے قابِل نہ ہو تو اپنی طرف سے گھر کے کسی فرد کو سفر کروانے کی ترغیب فرمائیے۔ اور مَدَنی قافِلوں کی وہ **مَدَنی بہاریں** سنائیے جن میں دعاؤں کی برکتوں سے مریض کو شفائیں مِلی ہیں ❁ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شوروغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احترام کیجئے ❁ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مریض یا اُس کے نمایَندے سے ملتے ہیں تو کچھ نہ کچھ علاج بتاتے ہیں اور بعض تو مریض سے اِصرار کرتے ہیں کہ میں جو عِلاج بتا رہا ہوں وہ کرلو، فُلاں دوا لے لو، ٹھیک ہو جاؤ گے! مریض کو چاہیے کہ ''جس تِس'' (یعنی ہر کسی) کا بتایا ہوا علاج نہ کرے، کہ ''نیم حکیم خطرۂ جان،'' کسی کا بتایا ہوا علاج کرنے سے پہلے اپنے طبیب سے مشورہ کر لے۔ خبردار! جو طبیب نہ ہونے کے باوجُود علاج بتاتے رہتے ہیں وہ اِس سے باز رہیں ❁ مریض کی عِیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عِیادت کے لیے آ گئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کر ہی لینی چاہیے نہ کرنا ثواب سے مَحرومی کا باعث ہے ❁ آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکِٹ وغیرہ وتحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے

کہ مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ کچھ **مَدَنی رسائل** بھی لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تا کہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اَسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ۞ فاسِق کی **عِیادت** بھی جائز ہے، کیونکہ **عِیادت** حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۰۵) ۞ مُرتد اور کافِرِ حَربی کی عِیادت جائز نہیں۔ (فی زمانہ دُنیا میں سارے کافِر حَربی ہیں) ۞ بدمذہب (غیرِ مُرتَد) کی عِیادت کرنا مَنْع ہے۔

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحْمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو خَتْم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری رضوی

۱۴ شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ

2-9-2012

Tip1:Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

فہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰنِ پاک	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیہ بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیہ بیروت	الترغیب والترھیب	دارالکتب العلمیہ بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	ابن عساکر	دارالفکر بیروت
ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
ترمذی	دارالفکر بیروت	القول البدیع	مؤسستہ الریان بیروت
ابن ماجہ	دارالمعرفہ بیروت	کتاب التوابین	دارالکتب العلمیہ بیروت
الادب المفرد	طشقند از بکستان	روض الریاحین	دارالکتب العلمیہ بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	مراۃ	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور
معجم اوسط	دارالکتب العلمیہ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مستدرک	دارالمعرفہ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیت ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
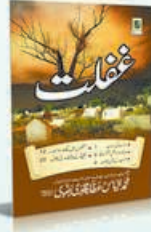
مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

MC 1286

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net